چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۷ | مورخہ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج سمبت ۱۹۶۲ ب | نمبر ۳۶

ہمارے بہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت ... قادیان میں ہے — دس روپیہ سالانہ ماہوار — گورنمنٹ ... آ ... سالوں سے — ممالک غیر سے ... فی پرچہ ...

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ — منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ — منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ — منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ — منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — [illegible]	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و معرکے مطابق ہیں اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جا سکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کرلیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کر لیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست ؎ ۔ عام قیمت پیشگی للعہ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۴ر۔ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید بذریعہ اخبار دی جاویگی۔ تمام ترسیل زر ...

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱- حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لیئے مژدۂ جاں فزا ہے۔

۲- حافظ ابوسعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لائے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳- اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پرسیمین کی بیماری ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور ناچیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مدنظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد عہ ۲ پر مجھے ملسکتا ہے۔ قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) [illegible] کر گیا
کسر صلیب وقتل خنازیر کر گیا
خوش ہو اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
بیٹے کو بھی تمہارے وہ نخچیر کر گیا

۲- روز حشر جب حاضر سبھی اہل جہاں ہونگے
محمد مصطفیٰ واں پر شفیع عاصیاں ہونگے
خلیفہ سب چینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳- اپنی دوری سے نہ یوں مجھ کو رلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر جلانا ہی تھا فرقت میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا

محمد مرتضیٰ خاں احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم۔ منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری ہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بے سمجھیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی (یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے) کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے۔ بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے استکبرت ام کنت من العالین۔ جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجہ سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ نبی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دما کرتے تھے اور یہی فساد تھا۔

ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بابت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھکر نہیں مگر فرشتوں اور دوسرے لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے نفیٔ علم کی جبکہ انہوں نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اگر اپنے اعتراض واپس لے لیا۔ حضرت صاحب کی فہرست میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آسکے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے کہا او لتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا ما یکون لنا ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا یعنی ہم تو کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک نا ممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے۔ کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریمؐ جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپنے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الہی کے آپنے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ چادر گر گئی اس پر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اس پر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غنار ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہیئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نوٹ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۂ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱ ۔ عاد ۔ عادیوں کا ملک لبنان وادی مینوا سے شروع ہو کر مسقط اور عدن تک ۔ پھیلا ہوا تھا۔

اخا عادٍ ۔ عادیوں کا بھائی ۔ پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا۔

احقاف ۔ ریت کے ٹیلے ۔ جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر ۔ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہو دنبی گذر چکے تھے۔

الا تعبدوا الا اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ۔ ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو۔

اودیۃ ۔ وادیاں ۔ وادی کی جمع ہے۔

آیت ۴ ۔ عارضاً مستقبلاً ۔ سامنے آنیوالا بادل ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے ۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں ۔ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی ۔ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا۔

آیت ۶ ۔ کلنکم ۔ خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کرتے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

یجحدون ۔ انکار کرتے تھے۔

حاق بہم ۔ ان پر الٹ پڑا۔

وجعلنا لہم سمعاً وابصاراً وافئدۃً ۔ ہم نے اونہیں جو کس دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا۔

یستہزؤن ۔ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے ۔ وہی اون کیواسطے موجب ہلاکت ہوئی۔

رکوع ۴

آیت ۱ ۔ لعلہم یرجعون ۔ تاکہ وہ بدیوں سے باز آجاویں

آیت ۲ ۔ قرباناً ۔ قرب کا ذریعہ

ضلوا ۔ گم ہو گئے۔

آیت ۳ ۔ نفراً من الجن ۔ نصیبین کے یہودی تھے۔

آیت ۴ ۔ مصدقاً لما بین یدیہ ۔ توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں ۔ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے۔

آیت ۹ ۔ لا تستعجل لہم ۔ بددعا کرنے میں جلدی نکرو

(سورۂ احقاف ختم ہوئی)

سورۂ محمدؐ

رکوع اول

آیت ۱ ۔ صدوا ۔ روکا

اضل ۔ نابود کر دیگا ۔ ایک دوسرے موقعہ پر ہے ۔ ء اذا ضللنا فی الارض ۔ وہاں بھی یہی معنے ہیں ۔ ان کے عمل بیکار ہو جائیں گے ۔ کفار نے تین بار اتفاق کر کے آنحضرت صلعم کے برخلاف جنگھٹ کیا اور لشکر لیکر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جا رہا تھا ۔ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی ۔ وہاں منہ کی کھائی پھر وہ غزوہ جسمیں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد۔

آیت ۲ ۔ وامنوا بما نزل ۔ یہ واؤ تفسیری ہے۔

آیت ۳ ۔ واتبعوا الباطل ۔ جھوٹے ڈھکوسلے ۔ چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے ہیں۔

آیت ۴ ۔ حتی تضع الحرب اوزارھا ۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے ۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے۔

لقیتم ۔ مٹ بھیڑ ہو جائے جنگ شروع۔

لانتصر منہم ۔ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا ۔ بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کر سکو۔

آیت ۵ ۔ یصلح بالہم ۔ آنکے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کر دیگا۔

آیت ۷ ۔ ان تنصروا اللہ ۔ شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰ ۔ وللکافرین امثالہا ۔ جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کا فرعون سے ہوگا (ابوجہل)

آیت ۱۱ ۔ مولیٰ ۔ لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں ۔ چچازاد بھائی قریبی رشتہ دار ۔ ازاد کرنے والا ۔ آزاد کیا گیا ۔ ناصر مددگار پیارا ۔ جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو ۔ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں ۔ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہا الانہار ۔ وہ درخت ایسے ہوں گے کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہوگی بجائے اس کے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں۔

کما تاکل الانعام ۔ جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے ۔ سواری کے لئے ۔ ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے۔

آیت ۳ ۔ لمن زین لہ سوء عملہ ۔ وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے۔

واتبعوا اھواءھم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے ۔ جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑہتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑہتی جاتی ہے۔

آیت ۴ ۔ مثل الجنۃ ۔ پہلے جنات ذکر چکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا ۔ عراق عرب ۔ عراق عجم ۔ شام ۔ مصر ۔ وغیرہ ممالک۔

غیر آسن ۔ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا۔

انہار من لبن ۔ کثرت سے دودھ۔

انہار من خمر ۔ انگوروں کا تازہ نچوڑ۔

مغفرۃ من ربہم ۔ معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں ۔ شیعہ کے لئے کاری حربہ۔

آخرت کے جنتون کا نمونہ اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا مین جنت ملنے ... کا پورا ہو گیا تو آخرۃ مین بقاعدہ اربعہ متناسبہ ضرور ملیگا۔

آیت ۵۔ ماذا قال آنفاً۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ کیا باتین کرتا ہے۔

آیت ۶۔ الا الساعۃ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی

اشراطھا۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہین۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ محکمۃ۔ صاف حکم

نظر المغشی۔ گویا موت آہی گئی۔

آیت ۲۔ اولیٰ لھم۔ دہتکار

طاعۃ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر بہی ماننے یہی طاعت ہے۔

قول معروف۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ھل یکب الناس الاحصائد السنتھم۔ یہی زبان ہی دوزخ مین ڈلوائیگی۔

صدقوا اللہ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔

آیت ۳۔ تولیتم۔ حاکم بنائے جاؤ۔

تفسدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھ مین آتی ہے تو ناجائز قطع رحمی کرتے ہین۔

آیت ۴۔ افلا یتدبرون القرآن۔ بی۔ اے تک کر محنت سے پڑھتے ہین نہین آتی تو قرآن کی زبان۔ ہر ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے معاملوں کے مقابلہ مین تدبر فی القرآن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانھم۔ کوئی انسان نہین چاہتا کہ اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو۔ کمزوری پر اقرار بڑا مشکل ہے دل برداشت نہین کرتا۔ کہ اپنے ہم چشمون مین ذلیل ہون۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کرین

واللہ مخرج ماکنتم تکتمون۔ اس آیت نے مجھے بہت برائیون اور تکبرون اور غلطیون سے روکا ہے۔

آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے ڈھکونسلے بنا کر نئی نئی عبادتین نہ نکالو جن پر اللہ اور اس کے رسول کی مہر نہ ہو۔

آیت ۱۰۔ ان تتولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہین گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم کے

سورۃ الفتح

رکوع اوّل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بناء پر مکہ تشریف لے گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب وہان پہونچے تو مکہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط مین سے ایک شرط یہ تہی کہ آپ اس سال واپس چلے جاوین (۲) آئندہ سال آئین۔ تو ہتھیار بند ہون۔ یعنی تلوارین غلافون مین تیر ترکشون مین (۳) مکہ والون کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جائے مسلمانون کا مکہ آئے تو ہم نہ دین گے۔

سورہ نحل مین یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک عہد ہوگا پھر ساتھ ہی بتا دیا کہ یہ توڑ دین گے چنانچہ فرمایا۔ واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مکہ والون نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس مین مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ صلح فتح مکہ کی پیش خیمہ تہی۔ بعض کہتے ہین آپ نے جاتے ہوئے خیبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک۔ تا معاف کردے تیرے سببسے وہ قصور جو انہون نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو مکہ مین تہا۔

وما تاخر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہون نے اس وقت کئے جب کہ تو وہان سے چلا آیا۔

دوسرے معنے امام نے کئے ہین۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہین نکلتا۔ تو لوگ اوس پر اعتراض کرتے ہین اور طرح طرح کے عیوب اس کیطرف منسوب کرتے ہین۔ سو اوس کے جواب مین فرمایا۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے۔ تو یہ تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہین۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاوین گے اور مٹائے جاوین گے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئندہ کوئی الزام تجہ پر لگا سکین گے تیسرے معنے جو بعض صوفیاء نے کئے ہین۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتون کو کہتے ہین۔

آیت ۴۔ انزل السکینۃ۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤن کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل کرتا ہے۔ حدیبیہ مین بظاہر صلح دب کر کی گئی تہی صحابہ قائم رہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۵۔ یعذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدون کے خلاف ہوگا۔

آیت ۸۔ شاھداً۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔

آیت ۹۔ تسبحوہ۔ ۃ ضمیر مین اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پہیرتے ہین۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت مین یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام ہے تو اس کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یہ جو تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہین۔ وہ بہی تیری مدد کرتے ہین۔ مگر اللہ کا ہاتھ ان سب سے بڑہکر تیرے ساتھ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ شامل مدینہ کے پیچھے رہ گئے تہے یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہین بڑے ہی بھلے ہی۔ کبہی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا۔ اسی طرح بدیون کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک حالت مین اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا۔ آخر ان کا ہی کلیجہ نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے ہر ایک شخص کو زبان وقلم کے چلانے مین احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲۔ ظن السوء۔ میں غور کرکے دیکھا ہے جتنے بیٹے جو مذہب مین سب بدظنی سے نکلے ہین بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے۔ تو اس کے صفات کے منکر ہو گئے نبوت کا انکار بہی اسی بدظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہین اس کی جڑ بہی یہی ہے۔

بوراً۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے۔ حسن ظن سے نقصان اٹھا لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے

آیت ۴۔ یغفر لمن یشاء۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ نہین کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔

قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس سے حضرت صدیق و فاروق کی عظمت بہی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائین گے مگر ایک اور قوم ہے جو عرب کے سوا ہے (فارس۔ روم۔ مصر) ان سے لڑائی ہوگی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت

[illegible]

کلام امیر المومنین

عورتون کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تہا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور مین کی جاوے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتون کی کمزوریون مین رحم کرنا چاہیئے کیونکہ انکو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہین۔ جو مردون کیواسطے ہو سکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم وعقل مین مردون کے برابر ہو جاوین۔ مردون کو پہلے ہی سے یہ امید نہین باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر مین اس کا ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہوگی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگزئی سے مجہے خط لکہا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتہہ لفظ احمدؐ لکہا کرین تو خوب ہو۔ (یعنی نور الدین احمدؐ) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ۔ اس طرح کے نامون کے ساتہہ لفظ احمدؐ بڑہا دیتے ہین یعنے سراج الدین احمدؐ وغیرہ اور کوئی لکہدے تو مین اسکو برا نہین مناتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتین ہین ان کی ضرورت نہین میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل مین ہے اور خود لفظ نور الدین اپنے معنون مین بہت بڑا لفظ ہے۔

دہوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین خط لکہا کہ میری ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے مگر مین اسے پسند نہین کرتا ہون چاہتا ہون کہ اپنے چہوٹے بہائی کے ساتہہ اس لڑکی کی شادی کرا دون کیا یہ جایز ہوگا کہ نکاح تو مین کرلاؤن اور پہر طلاق دیکر اپنے بہائی کے ساتہہ اس کا نکاح کرا دون۔

فرمایا اس کو لکہا جاوے کہ یہ دہوکا ہے اور ہرگز جائز نہین مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا مین عورتون کی کمی نہین متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے لڑکی والون کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہین بلکہ چہوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہین۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑہا جاوے بڑے مخلص آدمی تہے اور دیر مخلص تہے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۱۴ ستمبر) بورڈنگ کے بعض طلبار کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا مین اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پہر بہی ان مین ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کہیل جو رسہ کہینچنے کی ہے اس سے مجہے یہ نکتہ سوجہا ہے کہ جیسے وہان فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی وخیالات زور لگاتے رہین۔ اسی طرح اللہ کے رستے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قومون کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومین۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پہیلنے دین۔ پس تم کو چاہیئے کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے مین علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بہی ضرورت ہے، دیکہو اگر رسے کے کہیل مین دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کہیل ہو ہی نہین سکتی اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل مین زور لگانیوالے لوگ بہی ضرور ہونے چاہیئن تہے۔ پر اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یکجان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پالے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت مین گہڑی گئی تہی)

تیرہ صدیون سے تہی امید تہے آنیکی۔
جلوہ روئے جانانہ کے دکہلانے کی

منزلت عرش معلیٰ کی عطا ہو جاوے
کس کو امید تہی یہ پایہ یہان پانے کی

کس جوان مردنے کی کسر صلیب اعدا
مین بتاؤن ہمہ ہادی مرزانے کی

چشم حق بین جو نہ رکہتے تہے تو ان اندہون پر
منکشف کچہہ بہی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمت دین مین جان اپنی فدا کر دینا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگالے دشمن
آرزو تیری نہین ایک بہی بر آنے کی

ہوا منصور و مظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچہہ بہی نہ گئی یان کسی ملانے کی

چل ہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کر
جو دعا اس نے مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مرد خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہونچ جانے کی

حکمت آموز فلاطون ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑہ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکہاؤن دل بریان اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکہنے دکہلانے کی

کہانے پینے سے تو نفرت ہی مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کہانے کی

قیس مجنون تہا جو جنگل مین رہا سرگردان
سیکہتا مجہہ سے ادا یار پہ مر جانے کی

آرزو ہے کہ یہین مسکن و مدفن ہو مرا۔
ترے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک جلوہ ہی مین گہربار بہلایا ہمکو
خوب ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکہہ طوطے کی نہین ہون کہ بدل جاؤن مین
آستان چہوڑنے کا مین نہین خمخانے کی

معنی پردرجو ہین آواز سے ان کو کیا کام
باطنی لوگون کو لت ہوتی نہین گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہین یہ سچے موتی
ہو مجہے طرز نہ آئی ہو پرو دلانے کی

[illegible]

البلاغ مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۵۸ء

"ماہ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔

افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یاد وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بند دن لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادھر ادھر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خود خداوند کریم نے تبلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ تاتم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدار نجات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں سے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہوگی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت سے کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للہ پڑھتے ہیں (۷) نرمی اور بردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیواسطے کیوں نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی (ترجمہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہِ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمال صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا۔ جو پرہیزگار ہوتے وہ تو اتنا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ پی اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں بھی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھ دیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد آخر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس لئے کیا کہ آدمی سُست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہ اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے میں گے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہئیے لا تصوموا حتی تروا الهلال۔ جب تک ہلال کی رؤیت نہ ہو۔ روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین پس بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں وہ جائز نہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)

یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ:-

اول ابلیسے مرا استاد بود
بعد ازاں ابلیس پشیم باد بود

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

قبل الفجر فلا صیام له جو فجر سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے سنا کر کہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں مطلب یہ ہے ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حالتیں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو وہ سن لے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ پھر فرمایا۔ الصیام جنة فلا یرفث ولا یجھل فان امرء قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم مرتین۔ روزے سپر ہیں۔ پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو اسے کہدے بھائی صاحب میں روزہ دار ہوں مجھے معاف کیجئے۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحده ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف۔ یعنی روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ جھوٹ بولنے جملہ خلاف حق امور ... اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے رکنا بھی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکة۔ فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر۔ سحری کھاؤ۔ کہ سحری میں برکت ہے اہل کتاب کے روزوں اور ہمارے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں۔ بس آٹھ پہر روزہ رکھ کر اسپر ناز کرنیوالے یاد رکھیں اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہیں کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہو خواہ بارہ ہی بجے ہوں اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سو جاتے ہیں۔ اور ٹھیک اس وقت اٹھتے ہیں کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھوں پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھا کر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہیں (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہیں) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے۔ ادھر ملاں بھی چونکہ کھانا کھا کر سو جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو۔ ہم فیصدی روزہ داروں کے روزے [illegible] ہوتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کی نماز صرف اس وقت سونے کی بدعادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ بس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔ صبح کاذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہیئے کہ اس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والوں کو بھی اس میں کوئی دقت نہیں ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا۔ تسحرنا ثم قمنا الی الصلوة ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے۔ پوچھا گیا کتنا فرق تھا۔ فرمایا خمسین آیت۔ یعنے پچاس آیتہ کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ۔ دوسری حدیث۔ کنت اتسحر فی اهلی ثم یکون لی سرعة ان ادرک صلوٰة الفجر مع رسول اللہ۔ میں اپنے گھر سحری کھا لیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤں۔ چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لئے گھڑی سے کام لینا چاہیئے[1]۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق سمجھیں اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لیں اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کر لے کہ ہر روز اس میں کتنا فرق پڑتا ہے پس اسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبوں میں رکھتے ہیں مگر اس سے دینی کام نہیں لیتے انہیں پوچھا جائے۔ تو وہ نہیں بتا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے حالانکہ صرف اوقات طلوع وغروب جاننے سے تمام نمازوں کے وقتوں کا صحیح علم ہو سکتا ہے۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

قرآن مجید میں صریحاً آتا ہے۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر۔ یعنے تم میں سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو وہ اور دنوں میں روزے رکھے اس بات میں بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام میں سفر کس کو کہتے ہیں۔ اور وہ سیر تمام کاروبار سے کن باتوں میں الگ ہو سکتا ہے۔ اخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آسکے تو یہ سفر ہے اور سفر میں روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ داروں کو اولئک العصاة فرمایا یہ خطا کار ہیں۔ میرے آقا مسیح الثقلین فرماتے تھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ پس بالعموم اگر تین چار کوس ہی جائیں تو یہ سفر ہے۔ بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت ودورہ وسیر نہ ہو۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا۔ تو اسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر میں سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر ومرض میں روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضاء نہیں کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المریض ہے اور شیخ فانی جنہیں امید نہیں کہ ہم روزے قضاء کر سکیں گے۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہیں۔ عورت کو بحالت حیض روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ والذین یطیقونه فدیة طعام مسکین۔ کے کئی معانی ہیں بعض کہتے ہیں جو طاقت نہیں رکھتے۔ مثلاً شیخ فانی۔ بعض یہ کہ جو بمشکل رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً جن کے معدے خراب ہیں یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہیں۔ جو بحالت بھوک وپیاس ہو ہی نہیں سکتے مثلاً تورات کو بال بچہ بھوکوں مرے۔ بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار۔ بعض یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ دیں۔ بہرحال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سفر کی حالت میں تو معاف ہو جس میں آجکل چنداں مشقت بھی نہیں اور بعض جفاکشی کے کاموں میں کیوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو کبھی کبھی ہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضاء تو بہرحال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزوں کے متعلق ہے اور فرضی روزوں کا حکم فمن شهد منکم الشهر میں ہے۔ اس صورت میں یطیقونه کے معنے ہیں کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے۔ تو فدیہ دے۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے[2]۔ اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے۔ تو بھی روزہ قضاء کرے

ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں گرد وغبار مکھی مچھر

[1] خدا نے جو آجکل گھڑیاں بنا دی ہیں یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہیں

[2] [illegible]

آٹا پیستے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب میں غسل کی حاجت ہوئے (۴) خود بخود قے آجائے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھے بلغم نگل جائے (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جاوے (۸) دانتوں سے خون جاری ہو جائے۔ (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے۔ (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا بوسہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال هذه الامة بخير ما عجلوا الفطر یعنی امت بھلائی میں رہیگی جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے اور ادھر مغرب کی طرف دن غروب ہو جائے۔ تو روزہ کھولنا چاہیئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادھر مشرق کی طرف رات چڑھنے میں قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہیئے

اوس وقت پڑھنا چاہیئے اللهم انى لك صمت وعلى رزقك افطرت۔ اور یہ کہ ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فعلى ماء فانه طهور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہیئے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس میں برکت ہے نہیں تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہیئے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہیں کھانی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون واطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس میں مٹھاس اور چکنائی ہو کھانی نہیں چاہیئے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلانے کا ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیں ہی مومن کو اب التزام پڑھنی چاہیئے۔ مگر ماہ رمضان میں اس کا اہتمام ہے حدیث میں یا مریم بنیر عزیمۃ آیا ہے سیدالمعصومین الحکم العادل من رب العالمین نے بار ہا سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روز اسے اول رات ہی پڑھا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تھا کہ پچھلی رات گھر میں اکیلے پڑھتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلاة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة (یعنے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں گھر ہی میں بہتر ہیں۔ امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبد الرحمن بن عبد القاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت ہے جس میں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑھنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

" فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی ہے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی"

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پہلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملانی معمول ہے سخت قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نور الدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب میں مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

اعتکاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے جس مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کرے آخر سال بھر کام کرتے ہیں دس دن خدا کے لئے وقف کر دے تو بہادین تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد میں رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال لے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ کے لئے جا سکتا ہے۔ مگر کلام نہ کرے مسجد میں چپ نہ رہے بلکہ نیک باتوں میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پھر بیان کریں گے۔

الخطبہ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ ہر خط کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمادیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی اور خط میں جس خطبہ کا ذکر کریں اس کا نمبر بھی لکھدیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنے والے ہیں اسلامی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضرورتوں کے سبب ہندوستان کے علاقہجات دہلی اور اوس کے قرب جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر ڈیرہ جات ہر دو شامل ضلع میانوالی۔ نیز جھنگ۔ مظفرگڑھ اور ملتان مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط وکتابت بنام م ح معرفت ایڈیٹر ہو

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ۔ تین سال۔ خط وکتابت بنام م ۔ ص معرفت ایڈیٹر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ خود ٹرنل یا اول پینڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت بنام امیر احمد۔ احمدی قریشی از فاریاں۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی: و اذ قتلتم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے۔ کہ قاتل یا مجرم ہر چند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ اظہار جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ ہی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں کثرت سے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح مخفی رہے مگر حسب الحکم و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیکم ایاتہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہر اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذالک المعصیۃ۔ ایضاً ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالہم وعلی ان اظہرہا لہم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفا آیات آلہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہٰذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاوہ عذاب اخروی کے عذاب دنیوی ہی ہے دیکھو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود مجرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہوتے تھے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات آلہیہ کا اخفا کر کر ٹھٹھا اوڑایا گیا۔ تو منجانب اللہ امراض وبائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہونے اور ولا یحسب الکافرون انہ یحمدون بجلد لنفسہ الایات کا نظارہ دکھلا دیا۔ کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود مخالفین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات آلہیہ کا انکار اور اخفا بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کا اظہار بڑے زور اور حملوں کے ساتھ ہی کیا جا رہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون سے

نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و مخفی کے ظہور پذیر ہونے سے عبرت ہی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون۔ ○ تحقیق اداراتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی۔ باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا درء ہے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر لگایا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے اصدہا اختلفتم واختصمتم فی شانہا لان المتخاصمین یدفع بعضہم بعضاً ای یدافع ویزاحم وثانیہا اداراتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ و یضیفہ الی غیرہ وثالثہا صاحبہ فی براءۃ عنہ۔ انہ مختار الصحاح میں لکھا ہے الدرء الدفع وبابہ قطع و دراہ تعلم مفاجاۃ۔ اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو معنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے۔ دو مسلمنا کہ معنی ادارأتم کے مجازاً روشنی پانے کے یا روشنی ملنے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے سے معنے آیتہ کے فاسد ہوئے جاتے ہیں کیونکہ اندرین صورت یہ معنے ہو جاوینگے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈالنا چاہا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہوا اس لئے حسب الحکم اذ الدار تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس لئے ان معنوں سے آیات آلہیہ کا یہ مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا۔ بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی الموتیٰ میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں دیا ہوا ہے۔ وہو ہذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوس سے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے۔ اور جب تیز دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دمعنوام حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ واما احیاء الموتیٰ من دون ہذہ اللوازم التی ذکرناہا واماتتہم لاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءہم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فہو امر اخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ہو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیاءہ نؤمن بہ واللہ تعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقتہ الی آخرہ۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور دارو مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہے پس ہو سکتا ہے کہ کوئی قتیل ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور یہ سبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان ثقیل بند ہو گئی ہو۔ اندریں صورت اوس قتیل پر کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی سے اون عروق بارده میں حرارت پہونچائی جاوے کہ وہ قتیل بولنے لگے۔ تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور خلاف الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو۔ جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں۔ پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرج قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم نے شفا خانوں سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہین۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابہی تک وارد نہین ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جاوے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان مین موجود ہے خصوصاً زبان عرب مین بمجاز ما یؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت مین وارد ہوا ہے پس اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً بہی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض مین بہی ہر کہ ومہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت کو مردہ سمجہ لیتے ہین معہذا اکثر دیکہا گیا ہے کہ مسکوت زندہ بہی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہین ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا احیاء ہر زمانہ مین واقع ہوتا رہتا ہے صدق اللہ تعالیٰ۔ کذالک یحیی اللّٰہ الموتیٰ اور چونکہ اس قسم کے احیاء مین اللہ تعالیٰ کی قدرتون کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ مین داخل ہے صدق اللہ تعالیٰ ویریکم آیاتہ۔ اور چونکہ ایسے احیاء مین نکات علمیہ اہل عقل کو حاصل ہوتے ہین اس لئے فرمایا گیا۔ لعلکم تعقلون۔ خلاصۃ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ مندرجہ بالا طور پر قرآن مجید مین مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل مین ایک نفس کا قتل واقع ہوا تہا اور پہر اسمین حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بہی واقع ہوا۔ اور عمل موسوی مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات بہی حاصل ہو گئی اور اس کی زبان کہل گئی۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی ردبکاری مین یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ تو اس مین کوئی استبعاد نہین ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے بہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پہر اونہون نے اس قصہ کی تکذیب نہین کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہو سکتی ہے ہان جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ مین ہوا کرتے ہین اون کا ماننا بہی ضروری ہے۔ قرآن مجید مین بہی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہین اور ان مقدرات کی تخصیص کچہ زبان عرب ہی نہین ہے ہر زبان مین مقدرات ہوتے ہین چنانچہ وہ مقدرات ان آیات مین حسب ذیل ہین فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیی مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے

کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی۔ تو حضرت موسےٰ عدم تعمیل امر الٰہی کی شکایت ضرور کرتے اور پہر کذالک یحیی اللّٰہ الموتیٰ کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ ورصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہین ہو سکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہین اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنی فضرب فانفجرت اور واضح ہو کہ قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتدا آیۃ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادّارأتم مین مذکور ہے۔ یہ دونون امر متحد القصہ ہین۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہین ہین دونون امرون کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول مین ہدایت کی ہے کہ اُمت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرماوے اوس کو بلا تامل عمل مین لاوے نکتہ چینیان کر کر طرح طرح کی موشگافیان اوس مین نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیان کی جاوین گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیود ایزاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو صحیح مسلم وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جب بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا۔ مگر انہون نے خواہ مخواہ کو تشدد کیا تو اودہر سے بہی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس اُمت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام الٰہی مین زیادہ تر استفسار کرنا بُرا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا۔ اور پہر دشواری لاحق ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ لا تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ دیکہو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رؤیا دیکہا تہا کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک۔ اس رویا پر حضرت ابراہیم جناب باری مین طرح طرح سے موشگافیان کر سکتی تہی۔ مگر کوئی موشگافی نہین کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مستعدی حضرۃ خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفاء کرنا کسی کو نہین چاہیئے اور اخفاء کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہین ہو سکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ تورات وغیرہ کو اخفاء کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا بقرۃ کو اولاً بیان نہ فرماتے۔ تو پہر فقلنا اضربوہ ببعضہا

کی ضمیر بقرہ کی طرف کیون کر رجوع ہوتی۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیقت وحی اور الہام کا بہی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل مین کٹ حجتیان کرنے والے الہام الٰہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجہتی تہی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت ولعل کیون کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بحرف اذ یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کی گئی کہ اونہین بنی اسرائیل کے ہاتہون سے ایک ایسا عمل کرایا گیا۔ جس سے اوس قتیل مین جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی مین میت حقیقی نہین ہوا تہا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پہر وہ میت حقیقی ہو گیا اور یہی سر تہا اس مین کہ یہ عمل انہی کے ہاتہون سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرۃ موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پہر بہی اون کو تردد ہی رہتا۔ لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور مامورین کو جو احکام یعنے اوامر ونواہی الٰہی پر اطلاع دیجاتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہاماً ظاہر کرا دیا۔ اور مقصود اصلی اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیان حضرت موسیٰ نے دربارۂ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہین اور تم اوس کو چہپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اون کو ظاہر کر دین گے اور یہ قصہ مجمل طور پر سفر خروج کتاب عہد عتیق مین مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائی حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور کذالک یحیی اللّٰہ الموتیٰ سے مراد خواہ وہ موتیٰ روحانی ہون یا وہ موتے مراد ہون جو بروز حشر زندہ کئے جاوین گے اور خواہ وہ موتے مراد ہون جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینون مرادین آیت مین ہو سکتی ہین۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بہی اس قصہ سے اتمام حجت ہو گیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہو گئی تہی۔ اور بظاہر وہ مردہ ہو گیا تہا معہذا باذن اللہ اس مین حیات پیدا ہو گئی۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے۔ مراد اول اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت مین ہمیشہ دیکہتے رہتے ہو۔ اور تیسری قسم کے موتے کا احیاء بہی

ہر ایک زمانہ میں مشاہد ہوتا رہتا ہے اور چونکہ نفساً مین تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص تہا نیز بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تہا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تہا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر مین لکہا ہے۔ روی عن عبیدة السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی هذه الواقعة حرم من المیراث لاجل کونه قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ مین بہی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس مین تدارء اور تدافع بہی عظیم الشان واقع ہوا تہا اور پہر قاتلون کا حال بہی معلوم ہو گیا کہ بلوائیان مصر تہے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تہا۔ من عند اللہ اون کی برائت ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے ہو گئے۔ اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیون کر وارث ہو سکتے تہے۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا۔ ایک مسئلہ مقررہ تہا پس وراثت خلافت نبوۃ کی خلیفہ چہارم کو کیون کر پہونچ سکتی تہی اور جس طرح پر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بہی احیاء روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بہی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله و اما الثانی۔ اور احیاء نبوت کا اس آیت مین ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ یا ایها الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بہی ثابت ہے اسی لئے اکابر صحابہ مہاجرین و انصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور بجناب اسد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قتل ہونے کا پیدا نہ ہونے پاوے اور حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون مین نشانات آسمانی کا ہونا بہی ظاہر ہے۔ دیکہو الہامات مسیح موعود کو کتاب الحق ذوالفقار علی اور یا علی دعهم و انصارهم و زراعتهم وغیرہ۔ پس آیت کا مضمون بطور استمرار کے بہی ثابت کہ

کذلک یحیی اللہ الموتی و یریکم آیاته لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہین اس لئے ان مین یہ ضروری نہین کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاوین۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پہر ظہر اور بطن مین فرق کیا ہو گا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جان توڑ کوششین کین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کرین۔ جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتون کا اظہار بہی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا جسمین تمام و کمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیان کا تمام دنیا مین شائع ہو گیا۔ جو آپ کی نبوت کے بارہ مین تہین۔ جن سے ہزارون موتیٰ کا احیاء ہوا اور ہو رہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہو گا۔ کہ دونون آیتین ایک بڑی برہان مین۔ حقیقت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہو گیا۔ جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تہے

دیگر واضح ہو کہ ان دونون آیتون مین قوانین فوجداری کی طرف بہی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہین اور وہ یہ کہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہون تو بالضرور اون مین تدافع اور تدارء بہی واقع ہو گا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات مین نہ گہبراوین اور بخوبی سعی تحقیقات کرتے رہین اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق مین لگے رہین۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الٰہیہ کے جاری کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ کیونکہ حدود الٰہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء مین بہی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ و فی القصاص حیاة یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص سے کارروائی تحقیقات عمل مین آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتہون سے آیات الٰہی بہی ظاہر ہونے لگین گے۔ اور اون کی عقول بہی تیز ہو جاوین گی۔ اور اگرچہ اس آیت مین قانون وراثت کا کچہ ذکر موجود نہین ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر مین قاتل کا محروم الارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہین کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو محروم الارث کر دیا۔ اس لئے اس آیت مین ایک اشارہ لطیفہ قانون وراثت کی طرف بہی موجود ہے کہ اذا ثبت الشیء ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے اور نیز اس آیت مین جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یون ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفاء مین کوشش کرتے ہین مگر وہ سب ناکام رہینگے کیونکہ و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ بہی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار و مشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الٰہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے وقت مین ایک مقدمہ مخفی درمخفی صحیح طور پر حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ و اللہ اعلم بالصواب و الیه المرجع و الماٰب۔

محمد احسن امروہی احسن البیان

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی)

مدارسول کیواسطے استغفار | ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تہے آیا آپ کے جنازہ مین مغفرت والی دعائین پڑہی جاوین یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہین گذشتہ غلطیون کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہان دونون مفقود۔

اس کے جواب مین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ جنازہ مین مغفرت کی دعائین پڑہنی چاہئین کیونکہ کہ استغفار بہت سے پہلوؤن سے ہوتا ہے کچہ اس کی ذات کے ساتہ تعلق رکہتا ہے اور کچہ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ مین کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے

پیام عالم

زمینداروں کا افلاس کس طرح دور ہو سکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسی قیمتی حصہ کی قدر کی جائے اور اگر ہم اسمیں کسی قسم کا نقص دیکھیں تو فوراً اسکا علاج کریں۔ زمیندار آجکل بالخصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک بہم پہنچانا انہی کے ذمے ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں پر بھی پڑتا ہے۔ ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس میں وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

اس وقت بہی خواہان ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے افلاس کی وجوہات دریافت کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کو دور کرنے کیطرف متوجہ ہوں جو اس قابل عزت جماعت کو انتہا درجہ کی خراب حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کیطرف میں توجہ دلاتا ہوں ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے قبضہ میں سو بیگہ زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں پانچ پانچ بیگہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرسودہ طریق رائج ہیں جو کسی پرانے زمانے میں کارآمد کہے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ سائنٹیفک اصولوں پر نہیں کی جاتی۔ جس مقدار کے اس زمین میں بیج ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ انگریز کاشتکار اپنا مالک کی ضرورتوں کو دیکھتے ہیں۔ اور سوچ لیتے ہیں کہ اس زمین میں کس چیز کا بونا فائدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو دو جنسیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات قلبہ رانی میں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی کھرپہ۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بیل طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ خور و پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوم یہ کہ **قرض** اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہائیت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریباً تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پہلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی۔ کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار کے ہاتھ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار سے صرف سود ادا ہو سکتی ہے۔ اصل قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں سے زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں۔ وہ یکقلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ میں کبھی یقین نہیں کر سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر زمین کی ایک حد مقرر ہونی چاہیئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی سود نہیں بڑھنا چاہیئے۔ یہ ہمارے تمام نوجوانوں کی مشترک حالت ہے۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں۔

پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہائیت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہیئے۔ اور پھر لڑکے بلا تامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہیئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمٰن فان له معیشة ضنکا کہ جو ذکر الرحمٰن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو فرمایا ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم یعنی کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں۔ جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں۔ رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان یلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فوراً دیا مشا کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

دیہات کی صفائی

عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیہاتیوں کو جب مٹی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گاؤں کے قریب ہی سے کھود لیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ جوہڑ بن جاتا ہے۔ کیونکہ گاؤں کے چاروں طرف نشیب ہی ہوتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں وہی گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے کا بھی کوئی رستہ نہیں ملتا۔ پھر جتنا کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ وہ سب قریب ہی پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ قضاء حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جا سکتے۔ اس صورت میں ملیریا نہ پھیلے تو اور کیا؟ گاؤں کے لوگ اگر اپنی صحتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گاؤں کے نزدیک جوہڑ بنانے سے پرہیز کریں۔

عجائبات قدرت

بعض لوگ خدا تعالےٰ کے عجائبات قدرت کو اپنے محدود پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے کُن کو محدود دائرہ کے اندر مقید کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ اپنے عجائبات اور اپنے کُن کا مختلف وقتوں اور مختلف طوروں سے اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ کہ وہ ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ایک امر کی تبدیل و تنسیخ ترمیم یا محو کر دینے پر قادر ہے اور اس کا قبضہ بڑا وسیع ہے اور اس کے کُن پر کوئی چیز تعجب انگیز نہیں ہو سکتی۔ میں اس کے ثبوت کا ایک تازہ مزید واقع بیان کرتا ہوں۔ کہ رنگون میں حاجی یونس صاحب [illegible] کے ہاں ایک بکری ہے۔ جو کبھی بیائی نہیں مگر دودھ دیتی ہے اور اس وقت [illegible] دودھ دیتی ہے۔

سوراج [illegible] خواہاں اس کا جواب [illegible]

اس عنوان سے ایک نامہ نگار صاحب سوال پوچھتے ہیں :- "بیاور برٹش راجپوتانہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں مسلمانوں کی صرف دو ہزار کے قریب آبادی ہے۔ عیسائی مشن کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے [illegible] آبادی بھی یہاں خاصی ہے۔ [illegible] مسلمان بھی ہیں۔ [illegible] کی سوداگری [illegible] اس سال غیر معمولی برسات ہونے کی وجہ سے آس پاس کی ندیوں اور نالوں میں کثرت سے مچھلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی اکثر شکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر [illegible] صاحبان اس کو گوارا نہیں کرتے۔ پہلے تو سرکار سے چارہ جوئی کرتے [illegible] وہاں سے [illegible] جواب ملا ہے۔ تو اب خود رستہ [illegible] نوکر رکھ کر ندیوں کے کنارے پہرا کر دیتے ہیں۔ کہ [illegible] اور آس پاس کے دیہاتی [illegible] کو لالچ دے کر [illegible] ہیں کہ کسی مسلمان کو مچھلی نہ پکڑنے دو۔ اور جو نہ مانے مرو اور مارو۔ اور پرواہ نہ کرو۔ جو خرچ ہوگا ہم دیں گے۔ اور مقدمہ کر کے فتح پاویں گے۔ مسلمان کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اب سوراج مانگنے والے جواب دیں کہ اگر مسلمانوں پر انگریزی سایہ نہ ہو۔ تو بنیئے ان غریبوں کا کیا حال کریں۔ مچھلی کی جان کے بدلے ضرور آدمی کی جان ماریں۔"

(دیپ [illegible])

سینٹ پیٹرسبرگ (دارالسلطنت روس) کے عربی اخبار التلمید کی [illegible] اشاعت ہے کہ [illegible] خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست وہ قبول نہیں کرتا۔ مساوات کا پہلا نمبر ۲۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں [illegible] ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے۔ بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو اور ہر حصے کے مسلمانوں کے لئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

بدر خواتین

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام رملہ تھا اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں۔ والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں۔ آپ کی پیدائش [illegible] قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ بھائی کل خاندان آنحضرتؐ کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت آزار اور تکالیف برداشت کیں۔ آخر اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہو گیا ہوا تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپ کے ہاں ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس سے آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہو گیا۔ حبش جا کر آپ کا شوہر تو مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کے لئے کیسی اندوہناک مصیبت تھی کہ اسلام کے لئے باپ۔ بھائی۔ خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھو دیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ آنحضرتؐ نے ایسی صابرہ کے ساتھ خود نکاح کر لینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی [illegible] میں ہوا۔ ولایت حضرت عثمانؓ یا بقول بعض خالد بن سعید بن عاص تھا۔ نجاشی شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرتؐ کی عمر ۶۰ سال کی تھی آپ کئی غزوات میں آنحضرتؐ کی شریک رہیں۔ اور [illegible]

جزیرہ سسلی

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار — وہ نظر آتا ہے تہذیب حجازی کا مزار

یہ محل خیمہ تھا ان صحرا نشینوں کا کبھی — بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے — شعلۂ جانسوز پنہاں جن کی تلواروں میں تھے

آفرینش جن کی [illegible] دنیائے کہن کی تھی اجل — جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل

زندگی دنیا کو جن کی شورش قُم سے ملی — مخلصی انسان کو زنجیر توہم سے ملی

جس کے آوازے سے لذت گیر اب تک گوش ہے
وہ جرس کیا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے

آہ اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آبرو — رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو

زیب تیرے خال سے رخسار دریا کو رہے — تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے

ہو سبک چشم مسافر پر ترا منظر مدام — موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

تو کبھی اس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسن عالم سوز جس کا آتش نظارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر — داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر

آسماں نے دولت غرناطہ جب برباد کی — ابن بدروں کے دل ناشاد نے فریاد کی

مرثیہ تیری تباہی کا مری قسمت میں تھا
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں — تیرے ساحل کی خموشی میں ہے انداز بیاں

درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں — جس کی تو منزل تھا میں اس کارواں کی گرد ہوں

رنگ تصویر کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے — قصۂ ایام سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رلواؤں گا

اقبال

اخباروں کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیوں کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خرابات سے کم نہیں اس میں شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لٹو ہیں" مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر فدا مہاشے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندۂ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی میں "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنے ہیں پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت اور پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات آڑے آ گئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہیں سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا کہ بہشت کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ دل میں کبھی گذریں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دوران انہضام میں سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے لیک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہیں البتہ آرام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہونچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فاذا تعشیتم تمشوا (؟)۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے۔

جیون تت میں بار بار یہ اعتراض چھپا ہے "اگر کوئی خدا ہے" اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ اصل میں اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتوں کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو فٹ اونچے قد سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں جس کو اپنی خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جراح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو بیسیوں نادانوں کا اعتراض نمہ دان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہوئی اور اب کے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الامان۔ مگر وہ خبریں اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہیں جن میں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ابھی تک بارشیں نہیں ہوئیں۔ کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بحیثیت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

زلزلہ بظاہر ایک خوفناک چیز ہے مگر اسی سے کئی مفید چشمے نکل آتے ہیں۔ کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیوں سے آپ ایسے منکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کر دیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں ہے؟ وہاں تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تمہارے کھیتوں میں ندیاں چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ایک ریلوے عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تھی اس کی شادی ہونے والی تھی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ امید ہے کہ ریلوے افسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائیں گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پائدانوں پر گشت کرتے رہیں اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایسا کانکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ شیشہ جو بعض گاڑیوں میں لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہیں آ سکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف [illegible] ہے یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالوں نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکیں گے۔

بدر کلب

خط و کتابت۔ کیوقت خریداروں کو اپنا نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہئیے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہئیے۔

نکاح۔ کیواسطے جو خط آوے اس کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہئیے کہ مضمون مختصر لکھا کریں۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک طرف لکھا ہوا ہونا چاہئیے اور دوسرا کالم خالی چاہئیے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہیں کہ پہلی چار رباعیاں اشرف الاسری کی ہیں۔ صفحہ ۹ سطر ۴ کبھی کی جگہ کہیں چاہئیے مقطع میں پوری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۰۰ - آپ کے خاتم الخلفاء اور چودہویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں ہمیں دو ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھیجدو۔ آئندہ فی پرچہ چھ پیسہ بھیجا جائیگا۔ جسکی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیویں اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دو پرچوں کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرا لیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہیں کوئی صاحب فرما دیویں۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دیں گے۔ بعض احباب کے نام زندگی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کر ادا کرنے کیطرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس چیٹرجی بالفعل جج چیف کورٹ پنجاب سے ۸ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان لائن پر ایک ریلوی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یوریشین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا جاتا ہے۔

نیوارک کو قریب ۲ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بریجر سے ۲۰ میل مشرق کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی حوالدار زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اورائیل کے ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلاکت نکلا۔ دونو سوار ۷۵ فٹ بلندی سے گر پڑے ہوائی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ رایٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ ہی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سلفریج کی ہڈی پسلی چور چور تھی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر بمبئی نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ تو زنک

نیویارک اور ریاستہائے نیسیلو نیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار سو آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالات ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علما کے بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالات مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دارالبیضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا نظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ ہٹالی جاویگی۔

شام میں ریلوے ہڑتال قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورنیٹل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاویگا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔

اسٹیمر ابیان جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا وہ ۱۸ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دارالسلطنت روس کے عرب اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ایشیا یا وسط ایشیا میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار دیانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسینیہ و ہرزیگونیا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالے کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو ہو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ ایطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے۔ جہاں روزانہ ایک ہزار اوقہ گھی خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اوقہ رہ گیا اوقہ ۱۲۰ روپیہ کے یعنی ڈاک نمبری)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دارالعلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا مدینہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رہتے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل مع موصل کے کمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدیشت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہو گئے۔ توپ خانہ نے مورچہ کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے مورل کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملا حملہ کرکے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے متقریب اہالی جاوہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ) سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ عہ قسم دوم ۸ ممیرے سرمہ قسم اول عہ۔ دوم عہ۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور